پروگرام نمبر 30

Edited
Jan 11, 1985 - OK.

خدا کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے یہ انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ مصیبت اور پریشانی دیکھ کر فوراً گھبرا جاتا ہے لیکن پھر کوئی خوشی دیکھ کر اپنی مصیبت کو یکسر بھول جاتا ہے۔ دراصل وہ مصیبت اور خوشی میں توازن برقرار نہیں رکھ سکتا۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم بلند حوصلے سے ہر تکلیف کا مقابلہ کریں اور کسی لمحے بھی اپنے ایمان کو کمزور نہ ہونے دیں۔

بعض اوقات ہماری مصیبت انسان کیلئے ابدی خوشی اور بیداریٔ ایمان کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح مصر کی غلامی جتنی سخت تھی اُس کے نتائج بنی اسرائیل کیلئے اُتنے ہی اہم اور غیر معمولی نکلے۔ وہ مصر میں بارہ خانہ بدوش خاندانوں کے گروہ کی شکل میں داخل ہوئے۔ بائبل مُقدس میں پیدائش 46 باب اُسکی پہلی سات آیات میں لکھا ہے۔

"اور اسرائیل اپنا سب کچھ لے کر چلا اور بیر سبع میں آکر اپنے باپ اضحاق کے خدا کیلئے قربانیاں گذرانیں۔ اور خدا نے رات کو رویا میں اسرائیل سے باتیں کیں اور کہا اے یعقوب اے یعقوب! اُس نے جواب دیا میں حاضر ہوں۔ اُس نے کہا میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں۔ مصر میں جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں وہاں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤں گا اور پھر تجھے ضرور لوٹا بھی لاؤں گا اور یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر لگائے گا۔ تب یعقوب بیر سبع سے روانہ ہوا اور اسرائیل کے بیٹے اپنے باپ یعقوب کو اور اپنے بال بچوں اور اپنی بیویوں کو اُن گاڑیوں پر لے گئے جو فرعون نے اُن کے لانے کو بھیجی تھیں۔ اور وہ اپنے چوپایوں اور سارے مال واسباب کو جو انہوں نے مُلکِ کنعان میں جمع کیا تھا لے کر مصر میں آئے اور یعقوب کے ساتھ اُسکی ساری اولاد تھی۔ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں اور پوتوں اور پوتیوں غرض اپنی کُل نسل کو اپنے ساتھ مصر میں لے آیا۔"

یعقوب اور اُسکی اصلی نسل کی کُل تعداد 70 تھی ممکن ہے کہ نوکروں کو ملا کر اُن کا پورا قبیلہ دو یا تین ہزار کے قریب ہو۔ اگر وہ مُلکِ کنعان میں ہی رہتے تو یقیناً وہ علیحدہ علیحدہ معمولی ایک درجن آوارہ قبیلوں میں بٹ جاتے۔ لیکن ایک گنجان آباد مُلک میں رہ کر اور ایک ظالم حکمران کے پنجے میں جکڑے رہنے کے سبب سے وہ قومی جذبے سے سرشار ہو کر ایک متحد اور مضبوط قوم بن گئے۔

وہ بطور خانہ بدوش کنعان سے نکلے وہ اُس وقت کس حد تک مہذب تھے یہ ہم آپکو پہلے بھی بتا چکے ہیں۔ وہ مصر میں بودوباش کرکے کوئی خاص عرصے تک محض چرواہے نہ رہ سکے مصر ایک زرعی مُلک تھا۔

اِس کے عِلاوہ مصر ایک ہزار سال تک دُنیا کی دانش ورانہ زندگی اور مادی تہذیب کا سربراہ رہا تھا۔ عبرانی لوگ اِس حد تک خُداداد قابلیت کے مالک تھے کہ اُن کا اتنی مُدت ایسے مُلک میں بغیر فائدہ اُٹھائے رہنا ناممکن تھا۔ بائیبل مقدس میں اعمال 7 باب اُسکی 22 آیت کے مُطابق۔ "اور موسیٰ نے مصریوں کے تمام عُلوم کی تعلیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوت والا تھا۔"

موسیٰ کے خیمۂ اجتماع کے بنانے کے بیان سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے ماتحت ہُنرمند نائب بھی کام کرتے تھے۔ اگر ہم بائیبل مقدس میں خروج 25 اور 27 باب کا مطالعہ کریں تو اِس بات کی وضاحت ہو جائے گی۔

اگر بنی اسرائیل مُلک مصر میں مُستقل سکونت اختیار کرتے تو یقیناً وہ اپنا قومی ایمان اور قومی شناخت دونوں ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتے لیکن مصر اُن کیلئے وہ تختۂ سیاہ ٹھہرا جس پر یہوواہ نے (یعنی خدائے قادر) وہ اسباق لکھے جن کو اسرائیل نے کبھی بھی فراموش نہ کیا۔ بار بار بُت پرستی میں گرنے کے باوجود آخرکار وہ اپنے قومی ایمان کے وفادار ثابت ہوئے۔

اب اِس منزل پر اُن کو مُلک کنعان واپس جانا تھا کہ اُسکو فتح کریں اور قابض ہوں۔ جس میں دو سو سال تک ابراہام۔ اضحاق اور یعقوب مُسافرانہ زندگی بسر کرتے رہے تھے مگر یہ قومی طور پر نہیں ہوا۔ چند دنوں کی مُسافت اُن کو کنعان پہنچا دیتی لیکن تنظیم کا کام اور چالیس سال کی تربیت کی ضرورت تھی۔ اِس سے قبل کہ وہ اِس لائق ثابت ہوں کہ مُلکِ موعودہ پر قبضہ کریں۔

اِن حالات کو مدنظر رکھ کر ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر کام میں ذاتِ الٰہی کا کوئی نہ کوئی بھید ضرور پوشیدہ ہوتا ہے۔ اگر ہم بنی اسرائیل کی زندگی کا جائزہ لیں تو حقیقت کُھل کر عیاں ہوگی کہ وہ کن کن حالات سے دوچار ہوئے۔ مُشکل ترین مرحلے اُن کی زندگی کا مقدر تھے۔ دُکھ اور تکلیف سہنا اُن کی زندگی کا ایک حصہ بن گیا تھا۔

غلامی کے اِس اذیت ناک دَور میں ظلم و بربریت کا جو بازار مصر میں گرم ہوا اُس نے دُکھی انسانیت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ لیکن خُدا غلامی میں پسی ہوئی مظلوم قوم سے اپنا ایسا جلال ظاہر کرنا چاہتا تھا جو آنے والی نسلوں کیلئے چراغِ راہ ثابت ہو تاکہ نہ تو پھر کبھی کوئی فرعون پیدا ہو اور نہ ہی انسانی وجود غلامی کی زنجیروں کے بوجھ تلے دب کر انسانیت کیلئے طعنہ بن جائے۔

سامعین! خُدائی بھید ایسے ہیں جن کو انسان کا سمجھنا نہایت مُشکل ہے لیکن ہمارا فرض یہ ہے کہ خُدا کے بھیدوں کو جاننے اور سمجھنے کی بجائے بغیر خوف دل میں رکھے

ہمت اور حوصلے سے کام لیں۔ اُسکی ہم عدالت نہ کریں بلکہ اُس پر ایمان کامل رکھیں۔
وہ بڑا منصف، حلیم اور مہربان ہے وہ اپنے وقت پر سب کام سر انجام دیتا ہے
اسی لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ "خدا کے بھید خدا ہی جانے" کیونکہ یہ اتنی عقل سے
پرے ہیں۔

گیت # خدا کے بھید دکھاتے ہیں۔ S.NO.124 DUR 0.21 , 3-47

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ مصر کی سخت ترین غلامی بنی اسرائیل کیلئے کتنی اہم اور غیر معمولی ثابت ہوئی۔ مصر میں اگرچہ وہ غلام تھے۔ لیکن اُن کے دلوں میں مُتحد اور مضبُوط قوم بننے کا جذبہ مصر ہی میں پیدا ہوا۔ اور اگر اُن کے اندر مُتحد قوم بننے کا جذبہ پیدا نہ ہوتا تو وہ کبھی رہائی کے اُس گیت کو گنگنا نہ سکتے جو حقیقت میں اِسی عملی جذبے کا انعام تھا۔ ہمارا اگلا پروگرام فتح و کامرانی سے بھرے ہوئے انہیں جذبات کے بارے میں ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولئے گا۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 30 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔

اب اجازت دیجئے۔

خدا حافظ